فون نمبر ۳ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۲۹ وفا ۱۳۴۵ھش ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ ۲۹ جولائی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۷۴

اخبار احمدیہ

○۔ ربوہ ۲۸ جولائی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ تین ہفتہ مری، نتھیا گلی اور اسلام آباد میں قیام فرمانے کے بعد کل مورخہ ۲۷ جولائی بروز بدھ شام کو بذریعہ موٹر کار بخیر و عافیت ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ الحمدللہ

اہل ربوہ نے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کی زیر قیادت سرگودھا جانے والی پختہ سڑک پر (اڈہ لاریاں کے قریب) جمع ہو کر حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ احباب پختہ سڑک سے مسجد مبارک تک کے راستہ پر قطار در قطار ایستادہ تھے۔ ۷ بجکر ۲۵ منٹ پر حضور کی کار لاریوں کے اڈہ پر پہنچی۔ تمام احباب نے بآواز بلند اھلاً و سھلاً و مرحبا کہہ کر حضور کا استقبال کیا جس کے بعد فضا حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی حضور کی کار احباب کی قطاروں کے سامنے سے آہستہ آہستہ گزرتی ہوئی قصر خلافت پہنچی۔ احباب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض کرتے جاتے تھے۔ حضور ہاتھ کے اشارہ اور وعلیکم السلام کہہ کر ان کے سلام کا جواب دیتے جاتے تھے۔ قصر خلافت پہنچکر حضور موٹر کار سے باہر تشریف لائے جہاں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب اور بعض دیگر احباب نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا جنہیں حضور نے شرف مصافحہ بخشا۔

ربوہ پہنچنے کے چند منٹ بعد حضور نے مسجد مبارک میں تشریف لاکر بارش اور ابر کے پیش نظر مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں چنانچہ حضور کے استقبال کے لئے آئے ہوئے جملہ احباب نے یہ دونوں نمازیں حضور کی اقتدا میں ادا کیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

○۔ ربوہ ۲۸ جولائی۔ حضرت ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کو رات نیند نہیں آئی۔ بے چینی اور گھبراہٹ کی تکلیف ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

○۔ ربوہ ۲۸ جولائی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"نیروبی سے اطلاع آئی ہے کہ اخویم محترم جناب قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی نیروبی کی اہلیہ صاحبہ زیادہ بیمار ہیں۔ انہیں علاج کے لئے ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے احباب سے درخواست ہے کہ محترمہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں"۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک انسان کی نظر دوسرے انسان کے قلب کے مخفی گوشوں تک نہیں پہنچ سکتی

اس لئے ضروری ہے کہ دوسرے انسان کی نسبت رائے قائم کرنے میں جلد بازی نہ کی جائے

"انسان دوسرے شخص کے دل کی بات معلوم نہیں کر سکتا اور اس کے قلب کے مخفی گوشوں تک اس کی نظر نہیں پہنچ سکتی۔ اس لئے دوسرے شخص کی نسبت جلدی سے کوئی رائے نہ لگائے بلکہ صبر سے انتظار کرے۔ ایک شخص کا ذکر ہے کہ اس نے خدا تعالیٰ سے عہد کیا کہ میں سب کو اپنے سے بہتر سمجھوں گا اور کسی کو اپنے سے کمتر خیال نہیں کروں گا۔ اپنے محبوب کو راضی کرنے کے لئے انسان ایسی تجویزیں سوچتے رہتے ہیں۔ ایک دن اس نے ایک دریا کے پل کے پاس جہاں سے بہت سے آدمی گزر رہے تھے ایک شخص بیٹھا ہوا دیکھا اور اس کے پہلو میں ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی ایک بوتل اس شخص کے ہاتھ میں تھی آپ پیتا تھا اور اس عورت کو بھی پلاتا تھا۔ اس نے اس پر بدظنی کی اور خیال کیا کہ میں اس بے حیا سے تو ضرور بہتر ہوں۔ اتنے میں ایک کشتی معہ سواریوں کے ڈوب گئی۔ وہی شخص جو عورت کے پاس بیٹھا تھا۔ دریا میں سے سوائے ایک کے سب کو نکال لایا۔ اور اس بدظن سے کہا تو مجھ پر بدظنی کرتا تھا سب کو نکال لایا ہوں ایک کو تو بھی نکال لا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے تیرے امتحان کے لئے بھیجا تھا اور تیرے دل کے ارادہ سے مجھے اطلاع دی۔ یہ عورت میری والدہ ہے اور بوتل میں شراب نہیں دریا کا پانی ہے۔ غرض انسان دوسرے کی نسبت جلد رائے نہ لگائے"۔

(الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۱ء)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۶۶ء

کیا تجدید و احیاء کا کام انسانی تدابیر سے ہو سکتا ہے

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو شروع ہی سے ان کی قوم مکارم اخلاق کا نمونہ مانتی تھی۔ چنانچہ جب کعبہ کی تعمیر کے وقت حجر اسود اپنی جگہ رکھنے کا وقت آیا تو اہل مکہ کے بڑے بڑے سرداروں میں جھگڑا پیدا ہو گیا۔ مگر جب انہوں نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہؐ کو آتے دیکھا۔ تو سب لوگ اس بات پر متفق ہو گئے کہ جو فیصلہ آپ کریں گے اس کو مان لیا جائے گا۔ یہ ایک بڑا نازک معاملہ تھا۔ ان سرکش سرداروں کو راضی کر لینا کوئی آسان بات نہ تھی۔ اگر آپ خود ہی زمین سے اٹھا کر پتھر کو جگہ پر لگا دیتے تو باوجودیکہ اس وقت سب متفق تھے۔ اس بات کا امکان تھا کہ بعد میں سب قبیلے آپ کے قبیلہ یا خاندان سے بگڑ جاتے مگر اللہ تعالےٰ نے آپ کو ایسی عقلمندی کی بات سوجھائی کہ کسی کو جائے اعتراض نہیں ہو سکتی تھی۔ آپ نے حجر اسود کو اپنی چادر بچھا کر اس پر رکھا اور سب سرداروں سے فرمایا کہ سب چادر کو پتھر سمیت اوپر اٹھائیں۔ جب پتھر مطلوبہ جگہ تک پہنچا تو آپ نے سنگِ اسود کو خود اٹھا کر اس کے مقام پر رکھ دیا۔

اس پُر حکمت فیصلہ کے علاوہ جو بات دیکھنے والی ہے وہ یہ ہے کہ قوم نے آپ پر اعتبار کس لئے کیا تھا کہ آپؐ کو سب لوگ امین جانتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ پر اس وقت ایمان لے آئیں۔ جب آپ نے ان سے غارِ حرا کے واقعہ کا ذکر کیا۔ اور آپ کی خوبیاں بیان کر کے ڈھارس بندھائی کہ اللہ تعالےٰ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ اس سے پہلے حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے آپ سے اس وجہ سے نکاح کیا تھا کہ آپؐ ان کے ذاتی تجربہ میں امین، دیانتدار اور محنتی ثابت ہو چکے تھے۔

الغرض مکہ اور گرد و نواح میں آپ مکارم اخلاق کا مجسمہ سمجھا جاتے تھے۔ ہر ایک انسان آپؐ کی انتہائی عزت کرتا تھا۔ اور آپ سے ہر کام میں مشورہ لینا اپنی سعادت سمجھتا تھا۔ چنانچہ جب آپؐ نے نبوت کا دعوےٰ کیا۔ تو آپؐ کے نہایت قریبی دوست ہی سب سے پہلے ایمان لائے۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ آپؐ کو ان لوگوں نے اندر باہر سے اچھی طرح پرکھا ہوا تھا۔ اور جانتے تھے کہ آپؐ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ ساری قوم یہ جانتی تھی مگر بعض بدبخت ایسے تھے جو یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی آپؐ پر ایمان نہ لائے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں ہی کے متعلق فرماتا ہے۔

ختم اللہ علیٰ قلوبھم

اللہ تعالےٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے۔ یہ لوگ راہِ راست پر آنے والے ہی نہیں۔ ءأنذرتھم ام لم تنذرھم خواہ ان کو ڈرائے یا نہ ڈرائے چنانچہ سب سے پہلا منکر ابوجہل تھا جو اپنی عقلمندی کی وجہ سے ابوالحکم کہلاتا تھا۔ اس کے بعد ابولہب اور دوسرے منکرین تھے۔ یہ سب لوگ آپؐ کو شروع ہی سے سچا دیانتدار اور امین مانتے تھے۔ مگر جب آپ نے دعوےٰ کیا تو اپنی عقلمندی اور دانشوری کے پیش نظر آپؐ کی مخالفت پر ڈٹ گئے۔ شروع شروع میں جب آپؐ نے کوہ صفا پر کھڑا ہو کر لوگوں کو پکارا۔ تو آپؐ کی آواز سنکر سب جمع ہو گئے اور جب آپؐ نے فرمایا کہ اگر میں آپ سے کہوں کہ اس پہاڑی کی پشت پر ایک لشکرِ جرار کھڑا ہے جو حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا آپ یقین کر لیں گے۔ سب نے یکزبان ہو کر کہا کہ ہاں ہم یقین کر لیں گے۔ لیکن جب آپؐ نے اللہ تعالےٰ کا پیغام سنایا تو ابولہب بُرا بھلا کہتا ہوا چلا اور اکثر لوگ اس کے ہمراہ چلے گئے۔ الغرض ان بدبختوں نے دیدہ دانستہ آپؐ کی مخالفت کا بیڑا اٹھایا۔ اکثر سرداروں کی مخالفت کی یہی وجہ تھی کہ وہ سردار اپنے آپ کو بڑے دانشور اور دین کے واقف کار سمجھتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حقیقی دین سے جس کو وہ مانتے تھے۔ انحراف کر رہے ہیں۔ اکثر کے خیال میں آپؐ ابراہیمی دینِ حنیف سے ارتداد کے مرتکب ہو گئے تھے۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ ان لوگوں نے امتداد زمانہ سے اپنی دانشوری سے دینِ حنیف میں ایسی بت پرستانہ باتیں شامل کر لی ہوئی تھیں۔ جس نے دین کا حلیہ ہی بگاڑ دیا ہوا تھا۔ اسی طرح مدینہ میں جب یہودیوں سے واسطہ پڑا تو انہوں نے بھی سخت مخالفت کی۔ بقول ایک دینی جماعت روزنامہ کے ایڈیٹر کے یہ لوگ بگڑے ہوئے مسلمان ہی تھے۔

یہ سب لوگ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت اسی وجہ سے کرتے تھے کہ وہ اپنی ماؤف ذہنیت کے سبب یہ سمجھتے تھے کہ اصل دین کے تو ہی وارث ہیں آپ اس سے ارتداد کر گئے ہیں۔ ابوجہل کا پروپیگنڈا یہی تھا کہ اس شخص نے دین میں رخنہ ڈال دیا ہے۔ اور اسی طرح قوم کی سالمیت کو سخت صدمہ پہنچایا ہے۔ ظاہری بت پرستی کے علاوہ انہوں نے کئی خیالی اور نظری بت گھڑ رکھے تھے۔ جن کو وہ پوجتے تھے۔ چنانچہ ان بتوں میں سے قومی سالمیت اور اتحاد بھی ایک عظیم بت تھا۔ جس کی آڑ لے کر وہ مخالفت پر تل گئے تھے اور مرتے دم تک مخالفت کرتے رہے اور نتیجہ کیا ہوا۔ یہ سب مادی اور خیالی بت پرست شکست کھا گئے۔ اور آخر میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کامیاب ہوئے۔

اس کے باوجود کہ آپؐ نے اور آپؐ کی وفات کے بعد صحابہ کرامؓ، تابعین اور تبع تابعین اور مجددین المہدیین اور ائمہ امت نے اسلام کو اپنایا اور آپؐ کی پیروی میں اسلام کے ذریعہ دنیا کو بڑے بڑے اخلاقی سبق سکھائے مگر دینِ اسلام کی مخالفت تھمی نہیں بلکہ روز بروز یہ طوفان بڑھتا ہی چلا گیا ہے۔ اور آج یہ عالم ہے کہ تمام دنیا کی بے دین اور مشرک اقوام ایک دفعہ پھر پورے ساز و سامان لے کر اسلام پر پل پڑی ہیں، اور نعوذ باللہ اس کو صفحۂ ہستی سے مٹانا چاہتی ہیں۔ اس کے مقابلہ میں آج خود اسلام کی جو حالت ہے وہ مسلمانوں کے دینی اور سیاسی اخبارات پڑھنے سے بخوبی معلوم ہو سکتی ہے۔ مگر یہ نقشے وہی ہیں جو آخری زمانہ کے متعلق احادیث نبوی اور کلام اللہ میں پیشگوئیوں کی صورت میں موجود ہیں۔ آج کے دانشور بھی اس مسئلہ کو اپنی دانشوری سے حل کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس بات پر مصر ہیں کہ نعوذ باللہ اب کام اصلاح میں اللہ تعالےٰ کی راہنمائی کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ کام ہم خود اپنی دانشورانہ تدابیر سے سر انجام دیں گے۔ اور جو آواز اللہ تعالےٰ کی طرف سے آنے کی دعویدار ہے۔ اس کو جھٹلانے ہی میں اپنی کار اصلاح کا بڑا کارنامہ خیال کرتے ہیں۔ ہمیں یہاں ان دانشوروں کے حوالے دینے کی ضرورت نہیں۔ کوئی سا دینی کہلانے والا اخبار اٹھا کر دیکھئے۔ مسلمانوں کی تباہ حالی کی داستان پڑھنے کے ساتھ ہی ان دانشوروں کی تدابیر کا علم بھی آپ کو ہو جائے گا۔ جو سو فیصدی ناکام ہوتی چلی جا رہی ہیں۔

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ:

آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہوگی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے!

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

(مینیجر الفضل ربوہ)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آپؑ کے اپنے اقوال کی روشنی میں

(رقم فرمودہ حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ مدظلّہا العالی)

(۲)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت و عقیدت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم
گر کُفر ایں بود بخدا سخت کافرم

جس سے محبت ہوتی ہے اس کے لئے انسان کو غیرت بھی بے انتہا ہوتی ہے۔ انسان اپنے محبوب کے خلاف بات سُننا برداشت نہیں کرتا۔ یہی حال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف کوئی بات سُننا آپ کی طاقت سے باہر تھا۔ آپ فرماتے ہیں :۔

"اگر عیسائی ایک کتاب اسلام پر اعتراض کرنے کی غرض سے لکھتے ہیں تو مسلمانوں کو آزادی کے ساتھ اس کا جواب لکھنے اور عیسائی مذہب کی تردید میں کتابیں لکھنے کا اختیار ہے۔ میں حلفاً کہتا ہوں کہ جب کوئی ایسی کتاب نظر پڑتی ہے تو دنیا اور ما فیہا ایک مکھی کے برابر نظر نہیں آتی۔ میں پوچھتا ہوں کہ جس کو غیرت پر جوش نہیں آتا کیا وہ مسلمان ٹھیر سکتا ہے۔ کسی کے باپ کو بُرا بھلا کہا جائے تو وہ مرنے مارنے کو تیار ہو جاتا ہے لیکن اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی جائیں تو ان کی رگِ حمیّت میں جنبش بھی نہ آوے اور پرواہ بھی نہ کریں یہ کیا ایمان ہے؟"

(ملفوظات جلد ۱ صـ۲۱۷)

اپنی بعثت کی غرض اور مدعا کے متعلق فرماتے ہیں :۔

"ہمارا اصل منشاء اور مدعا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جلال ظاہر کرنا ہے اور آپ کی عظمت کو قائم کرنا۔ ہمارا ذکر تو ضمنی ہے اس لئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں جذب اور افاضہ کی قوت ہے اور اسی افاضہ میں ہمارا ذکر ہے۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۷)

مولوی محمد احسن صاحب نے ایک کتاب لکھنے کا ارادہ کیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا :۔

"اصل میں ہمارا منشاء یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تقدیس ہو اور آپ کی تعریف ہو اور ہماری تعریف اگر ہو تو رسول اللہؐ کے ضمن میں ہو۔"

(ملفوظات جلد ۳ صـ۲۷۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو تعریف الہامات میں اللہ تعالےٰ نے فرمائی ان کو بھی آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ یہی جذبہ حقیقی عشق کا جذبہ ہے۔ عاشق یہی چاہتا ہے کہ جو کچھ اسے حاصل ہو اپنے محبوب کے قدموں پر نچھاور کر دے۔ یہی حال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تھا۔ آپؑ فرماتے ہیں :۔

"میں حلفاً کہتا ہوں کہ میرے دل میں اصلی اور حقیقی جوش یہی ہے کہ تمام محامد اور مناقب... اور تمام صفاتِ جمیلہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کروں۔ میری تمام تر خوشی اسی میں ہے اور میری بعثت کی اصل غرض یہی ہے کہ خدا تعالےٰ کی توحید اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت دنیا میں قائم ہو۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ میری نسبت جس قدر تعریفی کلمات اور تمجیدی باتیں اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائی ہیں یہ بھی درحقیقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف راجع ہیں۔ اس لئے کہ میں آپ کا ہی غلام ہوں۔"

(ملفوظات جلد ۳ صـ۲۸۷)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں :۔

"کم فہم لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ میں اپنے مدارج کو حد سے بڑھاتا ہوں میں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری طبیعت اور فطرت میں ہی یہ بات نہیں کہ میں اپنے آپ کو کسی تعریف کا خواہشمند پاؤں اور اپنی عظمت کے اظہار سے خوش ہوں۔ میں ہمیشہ انکساری اور گمنامی کی زندگی پسند کرتا ہوں لیکن یہ میرے اختیار اور طاقت سے باہر تھا کہ خدا تعالےٰ نے خود مجھے باہر نکالا اور جس قدر میری تعریف اور بزرگی کا اظہار اس نے اپنے پاک کلام میں جو مجھ پر نازل کیا گیا ہے کیا یہ ساری تعریف اور بزرگی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی ہے۔"

(ملفوظات جلد ۵ صـ۱۴)

حرمات اللہ کی ہتک برداشت کرنا آپ کی طاقت سے باہر تھا۔ آپ فرماتے ہیں :۔

"میری جائیداد کا تباہ ہونا اور میرے بچوں کا آنکھوں کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے ہونا مجھ پر آسان ہے بہ نسبت دین کی ہتک اور استخفاف کے دیکھنے اور اس پر صبر کرنے کے۔"

(ملفوظات جلد ۱ صـ۲۵۷)

حقوق العباد کی ادائیگی

حقوق العباد کی ادائیگی اسلام کا دوسرا مضبوط ستون ہے اور مذہب اسلام کی بنیاد انہی دو ستونوں پر ہے یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں مسلمانوں کی صفات رحماء بینھم کے الفاظ سے بیان فرماتا ہے کہ وہ ایک دوسرے پر شفقت کرنے والے ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ کی صفتِ رحمانیت اور صفتِ رحیمیت کے کامل مظہر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے جن کو قرآن مجید میں رؤف رحیم کے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی مجسّم رحم تھے اپنے دوستوں کے لئے عزیزوں کے لئے دشمنوں کے لئے ہر ایک کا دکھ آپ کا دکھ تھا۔ آپ فرماتے ہیں :۔

"ہمارا اصول تو یہ ہے کہ ہر ایک سے نیکی کرو اور خدا تعالےٰ کی گل مخلوق سے احسان کرو۔"

(ملفوظات جلد ۱ صـ۲۴۶)

اسی طرح فرماتے ہیں :۔

"میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جائے تو میں تو یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اُس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جائے اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔"

"اپنے تو درکنار۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی اعلےٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ۔ اور اُن سے ہمدردی کرو۔ لااُبالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔"

ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :۔

"ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جا رہا تھا۔ ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے راستہ میں ایک بڑھیا کوئی ۷۰۔۷۵ برس کی ضعیفہ ملی اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا مگر اس نے اس کو جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا میں اس کو لے کر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا اس پر پٹواری کو بہت شرمندہ ہونا پڑا کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔"

(ملفوظات جلد ۱ صـ۱۶۲)

اسی طرح فرماتے ہیں :۔

"میں اپنے دل میں مخلوق کی ہمدردی اور بھلائی کے لئے ایک جوش رکھتا ہوں جو خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۷ صـ۱۶۸)

مخالفین سے ہمدردی

آپ کی یہ ہمدردی صرف اپنوں اور عزیزوں کے ساتھ ہی نہ تھی بلکہ اُن مخالفین کے ساتھ بھی جو آپ کو کافر قرار دیتے تھے اور آپ کو گالیاں دیتے نہ تھکتے تھے آپ کا سلوک محبت کا تھا۔ آپ فرماتے ہیں :۔

"ہم تیار ہیں کہ ہمارے ساتھ صلح کر لیں میرے پاس ایک تھیلہ اُن گالیوں سے بھرے ہوئے کاغذات کا پڑا ہے ایک نیا کاغذ آیا تھا وہ بھی آج میں نے اُس میں داخل کر دیا ہے مگر ان سب کو ہم جانے دیتے ہیں

اپنی جماعت کے ساتھ اگرچہ میری ہمدردی خاص ہے مگر میں سب کے ساتھ ہمدردی کرتا ہوں اور مخالفین کے ساتھ بھی میری ہمدردی ہے جیسا کہ ایک حکیم تریاق کا پیالہ مریض کو دیتا ہے کہ وہ شفا پاوے مگر مریض غصے میں آکر اس پیالہ کو توڑ دیتا ہے تو حکیم اس پر افسوس کرتا ہے اور رحم کرتا ہے ہمارے قلم سے مخالف کے حق میں جو کچھ الفاظ سخت نکلتے ہیں وہ محض نیک نیتی سے نکلتے ہیں جیسے ماں بچہ کو کبھی سخت الفاظ بولتی ہے مگر اس کا دل درد سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۲۲)

۱۹۰۱ء میں ایک عیسائی منشی عبدالحق قادیان حق کی تلاش میں آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئی بار ملے اور مختلف مسائل پر گفتگو کی اور بتایا کہ میں نے جب قادیان آنے کا ارادہ کیا تو ایک عیسائی سے ذکر کیا تو اس نے آپ کو گالی دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سُن کر فرمایا:-

"گالیاں دیتے ہیں اس کی تو مجھے پرواہ نہیں ہے بہت سے خطوط گالیوں کے آتے ہیں جن کا مجھے محصول بھی دینا پڑتا ہے اور کھولتا ہوں تو گالیاں ہوتی ہیں۔ اشتہاروں میں گالیاں دی جاتی ہیں۔ اور اب تو کھلے لفافوں پر گالیاں لکھ کر بھیجتے ہیں مگر ان باتوں سے کیا ہوتا ہے اور خدا کا نُور کہیں بُجھ سکتا ہے۔ ہمیشہ نبیوں۔ راستبازوں کے ساتھ ناشکروں نے یہی سلوک کیا ہم جس کے نقشِ قدم پر آئے ہیں مسیح ناصری اس کے ساتھ کیا ہوا اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا ہوا اب تک ناپاک طبع لوگ گالیاں دیتے ہیں۔ میں تو بنی نوع انسان کا حقیقی خیر خواہ ہوں جو مجھے دشمن سمجھتا ہے وہ خود اپنی جان کا دشمن ہے۔" (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۲۶)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:-

"اور میں حلفاً کہتا ہوں کہ میں تو اپنے دشمنوں کا بھی سب سے بڑھ کر خیر خواہ ہوں۔ کوئی میری باتوں کو سُنے بھی۔"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۴۱)

آپ نے لاہور کے ایک بشپ کو مقابلہ کی دعوت دی لیکن اس نے دعوت قبول نہ کی بلکہ راہِ فرار اختیار کی اس پر آپ نے فرمایا:-

"دیکھو لاہور کے بشپ صاحب نے لاہور میں بڑے اہم مضامین پر لیکچر دیئے اور اپنی قرآن دانی اور حدیث دانی کے ثبوت کے لئے بڑی کوشش کی لیکن اُسے ہم نے دعوت دی تو باوجودیکہ پائونیر نے بھی اس کو شرمندگی دلائی مگر وہ صرف یہ کہہ کر کہ ہمارا دشمن ہے مقابلہ سے بھاگ گیا ہم کو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بشپ صاحب کو تو مسیح کی تعلیم کا کامل نمونہ ہونا چاہیئے تھے اور اپنے دشمنوں کو پیار کرو پر ان کا پورا عمل ہوتا اگر میں اُن کا دشمن بھی ہوتا۔ حالانکہ مَیں سچ کہتا ہوں اور خدا کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ نوع انسان کا سب سے بڑھ کر خیر خواہ اور دوست مَیں ہوں۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۲۵)

دشمن کی عزت پر بھی حملہ کرنا آپ کو ناپسند تھا چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"قتل کے مقدمہ میں ہمارے ایک مخالف گواہ کی وُقعت کو عدالت میں کم کرنے کی نیت سے ہمارے وکیل نے چاہا کہ اس کی ماں کا نام دریافت کرے مگر مَیں نے اسے روکا اور کہا کہ ایسا سوال نہ کرو جس کا جواب وہ مطلق دے ہی نہ سکے اور ایسا داغ ہرگز نہ لگاؤ جس سے اُسے مفر نہ ہو۔ حالانکہ ان ہی لوگوں نے میرے پر جھوٹے الزام لگائے جھوٹا مقدمہ بنایا۔ افترا باندھے اور قتل اور قید میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ میری عزت پر کیا کیا حملے کر چکے ہوئے تھے اب بتلاؤ کہ میرے پر کون سا خوف طاری تھا کہ مَیں نے اپنے وکیل کو ایسا سوال کرنے سے روک دیا۔ صرف بات یہ تھی کہ مَیں اس بات پر قائم ہوں کہ کسی پر ایسا حملہ نہ ہو کہ واقعی طور پر اس کے دل کو صدمہ دے اور اسے کوئی راہ مفر کی نہ ہو۔"

ایک مخلص خادم نے عرض کی کہ حضور میرا دل تو اب بھی خفا ہوتا ہے کہ یہ سوال کیوں اس پر نہ کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ:-

"میرے دل نے گوارا نہ کیا"

اس نے پھر کہا یہ سوال ضرور ہونا چاہیئے تھا۔ آپ نے فرمایا:-

"خدا نے دل ہی ایسا بنایا ہے تو بتلاؤ کیا کروں"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۶۳)

صبر و تحمل

اخلاقِ فاضلہ میں سے ایک خُلق تحمل ہے لوگوں کے بُرا بھلا کہنے یا گالیوں سے آپکے نفس میں جوش نہیں آتا تھا۔ آپ فرماتے ہیں:-

"لوگوں کی گالیوں سے ہمارا نفس جوش میں نہیں آتا۔"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۹)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:-

"مَیں اپنے نفس پر اتنا قابو رکھتا ہوں اور خدا تعالیٰ نے میرے نفس کو ایسا مسلمان بنایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک سال بھر میرے سامنے میرے نفس کو گندی سے گندی گالی دیتا رہے۔ آخر وہی شرمندہ ہوگا اور اسے اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ میرے پاؤں جگہ سے اُکھاڑ نہ سکا۔"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۴۵۶)

اللہ تعالیٰ کا آپ کے متعلق الہام تھا یاتیک من کلّ فجٍ عمیق ویاتون من کلّ فجٍ عمیق۔ دور دراز سے لوگ آپ کے پاس آتے تھے اور کثرت سے آتے تھے لیکن ان سے ملنے اور باتیں کرنے سے بالکل نہ گھبراتے تھے۔ آپ کی طبیعت ان کی کثرت سے بالکل اکتاتی نہ تھی۔ آپ فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ فوج در فوج لوگ تیرے پاس آئیں گے یاتون من کلّ فجٍ عمیق۔ دور دراز سے تیرے پاس لوگ آئیں گے اور تحائف لائیں گے پھر یہ بھی کہا کہ لوگوں سے تھکنا مت۔ اب کوئی سوچے اور دیکھے کہ خدا تعالیٰ کے یہ وعدے کس طرح پورے ہوئے۔ ان فہرستوں کو گورنمنٹ کے پاس دیکھ لے جو آنے والے مہمانوں کی مرتب ہو کر ہفتہ وار جاتی ہیں اور ڈاکخانہ اور ریل کے رجسٹروں کی پڑتال کرے جس سے پتہ لگے گا کہ کہاں کہاں سے تحائف اور روپیہ آرہا ہے اور قادیان میں بیٹھ کر دیکھیں کہ کس قدر ہجوم اور انبوہ مخلوق کا ہوتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی طرف سے بشارت اور قوت نہ ملے تو انسان تھک جاوے اور ملاقاتوں سے گھبرا اٹھے اسنے یہ الہام کیا کہ گھبرانا نہ۔ ویسے ہی قوت بھی عطا کی کہ گھبراہٹ ہوتی ہی نہیں۔" (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۱۹) (باقی)

ایک ضروری اعلان

بعض جماعتوں کے کارکن غیر احمدی علماء سے از خود مباہلہ مقرر کر لیتے ہیں۔ مباہلہ اسلام میں بعض شرائط کے ساتھ ہو سکتا ہے۔

جماعتوں کے کارکنوں اور دوسرے احباب کو چاہیئے کہ وہ مرکز کی طرف رجوع کئے بغیر کوئی مباہلہ مقرر نہ کیا کریں۔ بلا رجوع مرکز مباہلہ کرنیوالوں کو جماعت کا نمائندہ تصوّر نہیں کیا جائیگا۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

فضلِ عمرؓ فاؤنڈیشن کے فنڈ میں دِل کھول کر حصّہ لیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

فضلِ عمر فاؤنڈیشن ایک طوعی تحریک ہے مگر نہایت اہم۔ یہ تحریک صرف تین سال کیلئے ہے جو وعدے کئے جائیں وہ تین سال میں ادا کرنے ضروری ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت سے اپیل کی ہے کہ وہ اس تحریک میں دِل کھول کر اور بشاشت قلب سے حصّہ لیں۔ ہر جگہ کی جماعت اس بات کو دیکھ لے کہ کوئی دوست اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے۔ حضور نے فرمایا ہے:-

"مَیں دوستوں سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی پہلی تمام قربانیوں پر قائم رہتے ہوئے اور ان میں کسی قسم کی کمی کئے بغیر۔ بشاشتِ قلب کیساتھ محض رضائے الٰہی کی خاطر فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے فنڈ میں بھی دِل کھول کر حصّہ لیں۔ اور ساتھ ہی یہ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس فنڈ کو بابرکت کرے اور اس کے اچھے نتائج کا ثواب حضرت فضلِ عمر رضی اللہ عنہ کو بھی اور ہمیں بھی پہنچائے۔" (تقریر جلسہ سالانہ)

امراء کرام و مربیان سلسلہ وانسپکٹران مال و جملہ سیکرٹریان فضلِ عمر فاؤنڈیشن سے درخواست ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس اہم اپیل کو جماعت کے ہر فرد تک پہنچا کر ممنون فرماویں۔ اور اس بات کی پوری کوشش فرماویں کہ ایک دو ماہ کے اندر اندر ہر علاقہ اور ضلع کی جملہ جماعتوں اور افراد کے وعدے مکمل ہو کر مرکز سلسلہ میں پہنچ جاویں۔ اور اس بات کا پورا اہتمام کر لیا جائے کہ وعدہ کی پوری ادائیگی ہر حالت میں تین سال کے اندر ہو جائے۔

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن)

محترم ڈاکٹر محمد لطیف صاحب جے پوری مرحوم کا ذکر خیر

مکرم عبدالحمید صاحب جنجوعہ

امرتسر کے قاضی خاندان میں احمدیت کا آغاز حضرت ڈاکٹر محبوب عالم صاحب رضی اللہ عنہ کی بیعت سے ہوا جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک چہرہ دیکھتے ہی یہ کہہ کر خود کو بیعت کے لئے پیش فرمایا کہ یہ مقدس اور نورانی چہرہ جھوٹا نہیں ہو سکتا اس کے بعد ان کے والد حضرت ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب رضی اللہ عنہ نے بھی قبول احمدیت کی سعادت حاصل کی۔ مرحوم ڈاکٹر محمد لطیف صاحب حضرت ڈاکٹر محبوب عالم صاحب کے دوسرے فرزند تھے۔ آپ کے برادرِ اکبر محترم قاضی محمد حنیف صاحب مرحوم نے سابق پنجاب میں ہی ملازمت اختیار کی لیکن آپ اور آپ کے چھوٹے بھائی ڈاکٹر محمد سعید صاحب مرحوم اپنے والد صاحب کی معیت میں باقی خاندان کے ساتھ جے پور میں ہی رہے آپ کے دو بھائی قاضی محمد رفیق صاحب انجینئر اور ڈاکٹر محمد شفیق صاحب ڈینٹل سرجن تقسیم ملک کے بعد پاکستان آگئے لیکن اوّل الذکر ہر دو برادران اپنے بچوں سمیت وہاں ہی رہ گئے۔ اس طرح خاندان کی یہ شاخ اب بھی بھارت میں مقیم ہے۔

مرحوم میرے خالہ زاد بھائی ہونے کے علاوہ بہنوئی بھی تھے لیکن ہماری والدہ مرحومہ سے ان کے تعلقات داماد کی حیثیت سے زیادہ بھانجے کی حیثیت میں تھے۔ ہماری خالہ مرحومہ کی وفات کے بعد تو انہوں نے ہماری والدہ کو ہمیشہ ماں کا رتبہ دیا۔ اور ہمارے خاندان کو احمدیت کی بیش بہا نعمت ان کے حسن اخلاق اور ان کی تبلیغ سے ہی حاصل ہوئی۔

اگست ۱۹۳۰ء میں ہمارے والد صاحب کی وفات کے بعد آپ کا سلوک ہم سب بھائی بہنوں سے انتہائی مربیانہ رہا اور نہایت مشفقانہ رنگ میں ہماری سرپرستی کی۔ بڑے بھائی صاحب کو فی الفور اپنے پاس بلا کر جے پور میں ہی کام شروع کرا دیا۔

۱۹۵۸ء میں مجھے کچھ عرصہ ان کے پاس جے پور میں رہنے کا موقعہ ملا۔ آپ اس وقت عین جوانی کے عالم میں سے گزر رہے تھے۔ بلند قامت اعلیٰ ڈیل ڈول، خوبصورت ہنستا ہوا چہرہ تھا۔ خدا تعالیٰ کے اس پاکباز انسان، اسلام اور احمدیت کے فدائی انسان نے اپنے جسم کے ہر ذرے کو انسانیت کی خدمت۔ احمدیت کی محبت اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رکھا تھا۔ ہمارے جاگنے سے پیشتر نماز تہجد سے فارغ ہو چکتے اور پھر سب بچوں سمیت باجماعت نماز فجر ادا کرتے اور ناشتہ کرنے کے بعد نیچے کی منزل میں جہاں سرکاری ڈسپنسری تھی چلے جاتے کچھ مریض پہلے ہی انتظار میں ہوتے انہیں دیکھتے ڈیوٹی کے اوقات میں بہت کم میز سے اٹھتے۔ کام میں بھی اور فراغت کے اوقات میں بھی اکثر "الفضل بید اللہ یوتیہ ..." محمود وارد زبان رہتا تھا۔ جے پور کی سرکاری ڈسپنسری موتی کٹرہ میں ہی ملازمت کا زیادہ عرصہ گزرا اور یہ ڈسپنسری ان کے باعث شہر کی باقی ڈسپنسریوں سے ممتاز ہو گئی۔ غریب مریضوں کو بالخصوص توجہ سے دیکھتے اور ہمدردی فرماتے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ہاسپٹل میں آکر اگر مریض کو ہاسپیٹیلیٹی ہی نہ ملے تو دوائی نے کیا خاک اثر کرنا ہے۔ محنت اور بلند ہمتی اللہ تعالیٰ نے کوٹ کوٹ کر ودیعت فرما رکھی تھی۔ جب شام کو سیر کے لئے نکلتے تو ایسے راستے سے گزرتے جہاں کسی ایسے غریب مریض کا گھر پڑتا ہو جو ہسپتال نہ پہنچ سکتا ہو اسے دیکھتے اور ہنس ہنس کر باتیں کرتے ہوئے دلجوئی کرتے۔ پھر اکثر اپنے چھوٹے بھائی ڈاکٹر سعید صاحب کی دکان پر تشریف لے جاتے جہاں ایسے مریضوں کو دیکھتے جو اسباب کے خواہشمند ہوتے کہ دونوں بھائی انہیں دیکھ کر اور مشورہ کرکے علاج تجویز کریں۔

سلسلہ احمدیہ کی خدمت کے لئے دل میں بہت تڑپ رکھتے تھے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کے تحریک جدید کے اعلان کا پڑھتے ہی مجھے خط اور روپے دیئے کہ جلد سے جلد ڈاکخانہ پہنچ کر منی آرڈر کرا آؤں۔ حضور رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے بعد واپس تشریف لے جاتے تو حضور کی ہوئی باتیں اور آپ کی فرمودہ ہدایات سے بچوں کو سناتے اور عمل کی تلقین کرتے۔ گھر میں فراغت کے وقت درثمین اور کلام محمود کے اکثر اشعار ورد زبان رہتے ہیں نے اکثر انہیں یا الٰہی آپ ہی اب میری نصرت کیجئے۔ کام لاکھوں ہیں مگر ہے زندگی مثل حباب پڑھتے ہوئے سنا تھا گویا اس جوانی کے عالم میں بھی رحلت کا دن ان کی آنکھوں کے سامنے رہتا تھا۔

بچوں کی تعلیم اور تربیت کی طرف سے کبھی غافل نہ ہوتے اگر ممکن ہوتا تھا کہ کسی کو بلا کر بچوں کو قرآن مجید پڑھاتے ورنہ وہاں کے ایک احمدی قاضی صاحب کو اس کام پر مقرر کرتے اور خود بھی نگرانی رکھتے۔ بچوں کی عزت نفس کا بہت خیال رکھتے۔ ہمیشہ آپ کے لفظ سے مخاطب کرتے اور کبھی درشت کلامی سے پیش نہ آتے اور کوشش کرتے کہ بچوں کا سلسلہ کے علماء سے اور مقتدر ہستیوں سے تعارف ہوتا رہے اپنے اکثر کاموں میں بچوں سے مشورہ طلب کرتے سب کو قیمتی مشورے دیتے۔ میری شادی بھی ان کی وساطت سے ہی ایک مخلص احمدی خاندان میں ہوئی۔ میری اہلیہ کی عادات پر ہمیشہ پسندیدگی کا اظہار فرماتے۔ بلکہ اکثر اپنے بچوں کے پاس بطور مثال کے پیش کرتے ان کے والد محترم حضرت بھائی محمود احمد صاحب کی ہمیشہ عزت اور تکریم کرتے۔ غرض اپنے سب ملنے والوں اور عزیزوں سے ان کا سلوک اس قسم کا مشفقانہ تھا۔

میری آخری ملاقات ان سے جنوری ۱۹۶۲ء میں ہوئی جب وہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بعد واپس جے پور جا رہے تھے۔ اس کے چند ماہ بعد ان کے چھوٹے بھائی ڈاکٹر محمد سعید صاحب وفات پا گئے جس کا انہیں شدید صدمہ ہوا۔ اور اکثر طبیعت خراب رہنے لگی۔ ۱۹۶۵ء کے اوائل میں آپ لاہور بغرض علاج تشریف لائے۔ اور قریباً ایک ماہ کے بعد واپس جے پور چلے گئے اس کے بعد ملکی حالات خراب ہو جانے کی وجہ سے باوجود کوشش کے پھر پاکستان نہ آ سکے۔ آخر سات جون ۱۹۶۶ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی اولاد میں سے اکثر پاکستان میں مقیم ہیں۔ آپ کے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر ہمایوں اختر ان دنوں مزید تعلیم کے سلسلہ میں لنڈن گئے ہوئے ہیں۔ جے پور میں وفات کے وقت آپ کے دو چھوٹے بیٹے جو زیر تعلیم ہیں اور ان کی والدہ ہی موجود تھے احباب کی خدمت میں نہایت عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ وہ مرحوم کو اپنے قرب میں اعلےٰ درجات عطا فرمائے۔ اور ان کے بچوں اور ہماری ہمشیرہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماتے ہوئے خود ہی ان کی مدد اور نصرت فرمائے اور مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال میں ایک ڈسپنسر کی اسامی کے لئے ایک کوالیفائیڈ ڈسپنسر کی ضرورت ہے۔ گریڈ گورنمنٹ کے منظور شدہ گریڈ کے مطابق ۱۱۵-۵-۱۷۵ ہوگا۔ خواہشمند احباب مروجہ ٹریننگ اپنی درخواستیں امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں۔
(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

توسیع اشاعت "الفضل" کیلئے دورہ

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی کو توسیع اشاعت اخبار الفضل کے سلسلہ میں اضلاع گوجرانوالہ لاہور، منٹگمری، ملتان، رحیم یار خاں اور سابق سندھ وغیرہ کے مختلف مقامات کے دورہ پر بھجوایا جا رہا ہے مکرم خواجہ صاحب اپنے دورہ میں بوقت ضرورت اصلاح و ارشاد کا کام بھی سرانجام دیں گے۔
(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

ضروری اعلان

جو بجنات یا بھائی بہنیں مصباح کا چندہ یا اجرت اشتہارات بذریعہ بینک چیک ادا کرتے ہیں انہیں آئندہ ایسے چیک صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کے نام بھجوانا چاہیئے کیونکہ بینک میں صرف صدر لجنہ مرکزیہ کے نام کا حساب ہے۔ مصباح کا کوئی الگ کھاتہ بینک میں نہیں۔ نیز بذریعہ خط اس رقم اور اس کی تفصیل سے خاکسارہ کو مطلع کریں۔
(مدیرہ مصباح)

حصہ آمد کے موصی احباب کے سالانہ حسابات

جو حصہ آمد کے موصی احباب نے فارم اصل آمد بابت سال ۶۶-۱۹۶۵ء پُر کرکے دفتر میں بھجوائے ہیں اُن کے حسابات کی تیاری و ترسیل میں امسال بعض ناگزیر حالات اور مجبوریوں کی وجہ سے کچھ تاخیر ہو گئی ہے جس کے لئے خاکسار معذرت خواہ ہے۔ اگرچہ حالات اس وقت تک بھی معمول پر نہیں آئے تاہم حسابات کی تیاری اور ترسیل شروع ہو چکی ہے اگر کسی دوست کو جس نے فارم اصل آمد پُر کرکے واپس کر دیا ہے۔ ابھی تک سال ۶۶-۱۹۶۵ء کا حساب نہیں ملا تو وہ مطمئن رہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان کو عنقریب حساب مل جائے گا۔

جن احباب کو فارم اصل آمد مل چکے ہیں۔ لیکن انہوں نے پُر کرکے واپس نہیں کئے ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہِ مہربانی وہ جلد پُر کرکے واپس فرمائیں حصہ آمد کے موصی احباب کے حسابات کی تکمیل کا انحصار ان فارموں کو پُر کرکے واپس کرنے پر ہے۔ جس قدر جلد۔ فارمہائے اصل آمد پُر کرکے ان کی واپسی ہوگی اسی قدر جلدی ان کو سالانہ حسابات مل جائیں گے۔

جن دوستوں کو دفتر سے ابھی فارم اصل آمد ۱۵ / اگست تک نہ ملیں وہ مطلع فرمائیں تاکہ ان کو اگر پہلے نہیں پہنچے یا نہیں بھیجے گئے تو بھجوا دئے جائیں۔ بہرحال حصہ آمد کے موصی احباب کے لئے فارمہائے اصل آمد کا پُر کرنا نہایت ضروری ہے اس کے بغیر ان کے حسابات کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

داخلہ ویسٹ پاکستان ایگریکلچرل یونیورسٹی لائلپور

انٹیگریٹڈ کورسز برائے (۱) بی۔ ایس سی (آنرز)

(۲) ایگریکلچرل انجینئرنگ

(۳) ڈاکٹر آف ویٹرنری میڈیسن

ان کورسوں کے پہلے دو سال مشترکہ ہیں۔ اور پاس کرنے پر انٹرمیڈیٹ کا سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے وظائف کی ایک بڑی تعداد برائے مستحقین بنا بر قابلیت و مالی حالت۔

شرائط: میٹرک (سائنس یا زراعت یا ٹیکنیکل گروپ) سیکنڈ ڈویژن۔

بصورت سپورٹس تھرڈ ڈویژن۔ عمر ۱۶½ کو ۲۰ تک۔ دیہاتی ماحول والوں کو ترجیح

درخواستیں بنام رجسٹرار میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے دسویں دن بعد تک۔ امیدواران بارھویں روز بعد نتیجہ انٹرویو کے لئے حاضر ہوں۔

پراسپکٹس معہ فارم درخواست دفتر رجسٹرار سے ایک روپیہ حبیب بنک لمیٹڈ (یونیورسٹی برانچ) میں داخل کرکے یا ایک روپے کا پوسٹل آرڈر بنام رجسٹرار ویسٹ پاکستان ایگریکلچرل یونیورسٹی بھیجکر حاصل کریں۔ سرٹیفکیٹ وظیفہ و دیگر اسنادات قبل از وقت امیدواران تیار رکھیں (ناظر تعلیم)

ایک افسوسناک حادثہ

مورخہ ۲۳/۲/۶۶ بوقت چار بجے بعد دوپہر عزیزم نجم الثاقب صاحب برادر اصغر چوہدری بشیر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ڈسکہ نہر میں نہانے کے لئے گئے۔ لیکن چند منٹ کے بعد اجل نے گھیر لیا اور وہ نہر میں ڈوب گئے بہت کوشش کے باوجود ابھی تک نعش نہیں مل سکی۔ عزیز مرحوم بہت ہونہار بچہ تھا۔ بی اے میں پڑھتا تھا۔ اس المناک حادثہ اور پھر نعش نہ ملنے کی وجہ سے چوہدری بشیر احمد صاحب و دیگر برادران اور ان کی والدہ صاحبہ اور تمام لواحقین اور عزیز و اقارب کو انتہائی صدمہ ہے۔ احباب عزیز کی مغفرت اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

(خاکسار سلطان احمد مجاہد معلم وقفِ جدید ملمانی ازضلع سیالکوٹ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاٰخرۃ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۵۴۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ بیگم نواب عباس احمد خاں صاحب منجانب حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	روپے ۳۰۰ — ..
۵۵۔ محترمہ مسز تسنیم سعید صاحبہ ایم اے ۸ میکلیگن روڈ لاہور	۳۰۰ — ..
۵۶۔ محترمہ صغیرہ اسلم صاحبہ بیگم چوہدری محمد اسلم صاحب ورک ۱۶-۵-ڈی گوجرانوالہ	۳۰۰ — ..
۵۷۔ محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو عبد العزیز صاحب دارالفضل غربی ربوہ	۳۰۰ — ..
۵۸۔ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ بیگم عبد الحمید صاحب سیکشن آفیسر دارالذکر ربوہ	۳ — —
۵۹۔ محترمہ امۃ الحی صاحبہ بیگم چوہدری نثار احمد صاحب	۳۵۸ — ۹۲ "
۶۰۔ محترمہ امۃ النصیر صاحبہ بیگم مرزا نذیر احمد صاحب امیر آباد میرپور خاص سندھ	۳۰۰ — "

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار عرصہ سے پیٹ درد اور نزلہ سے بیمار ہے نیز خاکسار کی اہلیہ بعض عوارض میں مبتلا ہیں۔ احباب ہم دونوں کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خواجہ عبد الستار درویش)

۲۔ میرے لڑکے فیض محمد خان بی اے کی ترقی کا معاملہ درپیش ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے (میاں خیر محمد احمدی ڈیرہ غازیخاں)

۳۔ میرے ماموں مکرم ملک رب نواز صاحب سکوٹر کے حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں ان کے گھٹنے کا جوڑ ہل گیا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے

(ملک محمد سلیم ملک میڈیکل ہال بلاک نمبر ۱ ڈیرہ غازیخاں)

۴۔ ہمارے محترم بزرگ مکرم بابا برکت علی خاں صاحب بری صدر جماعت احمدیہ کھیوانہ ضلع گجرات کی طبیعت اکثر خراب رہتی ہے۔ وہ قارئین کرام سے اپنی صحت کی بحالی اور بیش از بیش خدمت سلسلہ کی توفیق پانے کے لئے دعاؤں کے متمنی ہیں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

۵۔ خاکسارہ تقریباً ۳ سال سے درد سر میں مبتلا ہے کوئی علاج کارگر نہیں ہو رہا۔ آج کل یہ تکلیف شدت اختیار کر چکی ہے۔ بزرگان سلسلہ میری صحت کے لئے دعا فرمائیں

(خاکسارہ سلیمی ڈار بنت خواجہ عبد الغفار ڈار منور کاشمیری حال ربوہ)

۶۔ خاکسارہ کے والد ملک محمد عبد اللہ صاحب دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے (خاکسارہ طاہرہ ملک راولپنڈی حال ربوہ)

۷۔ خاکسارہ کا چھوٹا بھائی عبد المجید تقریباً دس ماہ سے لاپتہ ہے۔ اسکی بخیر و عافیت واپسی اور بڑے بھائی کی صحت نیز دیگر مشکلات کے ازالہ کیلئے درخواست دعا ہے

(خاکسارہ ناصرہ ظہیر)

۸۔ مقصود احمد قریشی اور محمود احمد قریشی دس روز سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (نعیم اقبال لالہ موسیٰ)

۹۔ خاکسار گوناگوں پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب میرے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد ظہیر الدین احمد از شیخوپورہ)

انصار اللہ جائزہ لیں

انصار اللہ کے مالی سال کی پہلی ششماہی گذر چکی ہے۔ تمام مجالس کو ان کے چندہ جات کی وصولی کا حساب بھجوا دیا گیا ہے۔ امید ہے کام عہدیداران کے مد نظر باقی رہ گیا ہے کہ وہ اس بات کا جائزہ لیں کہ انہوں نے اپنے فرض کو کس حد تک پورا کیا ہے۔ تاکہ جو کمی رہ گئی ہو اسے پورا کر کے عند اللہ ماجور ہوں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ہنوئی ۲۷ جولائی۔ شمالی ویت نام کی طیارہ شکن توپوں نے کل ایک اور امریکی ہوائی جہاز مار گرایا۔ اس سے قبل ہفتہ کو بھی ایک طیارہ گرا لیا گیا۔ ویت کانگ حریت پسندوں نے بھی کل سائیگون کے نزدیک ایک لڑاکا بمبار کو مار گرایا۔ اور شمالی سرحد پر گھمسان کی لڑائی میں ایک امریکی کمپنی کا صفایا کر دیا۔

امریکی طیاروں نے پیر کے روز بھی شمالی ویت نام پر حملے جاری رکھے۔ انہوں نے تیل اور اسلحہ کے ذخیروں کو نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا۔ شمالی ویت نام کی طیارہ شکن توپوں نے کل صبح صوبہ ڈک تھاؤ میں ایک امریکی طیارہ مار گرایا۔ ہفتہ کو صوبہ کوانگ نمہ میں بھی دشمن کا ایک اور طیارہ گرا لیا گیا۔

کل سائیگون میں امریکہ کے فوجی ترجمان نے دعویٰ کیا کہ امریکی بحریہ کی فوجوں نے شمالی سرحد پر بارہ روز کی جنگ میں ۳۶۷ حریت پسندوں کو ہلاک کیا ہے۔ ترجمان نے امریکی فوجوں کا نقصان معمول قرار دیا ہے۔

پراگ ۲۷ جولائی۔ صدر ہوچی منہ نے کہا ہے کہ شمالی ویت نام فی الحال کمیونسٹ ملکوں سے رضاکاروں کی امداد طلب نہیں کرے گا۔ انہوں نے مقید امریکی ہوابازوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اصل جنگی مجرم جانسن اور امریکہ حکام ہیں جو لڑائی کو اور تیز کرنے کے منصوبے بنا رہے ہیں۔ جنگی مجرم ہونے کی حیثیت سے مقدمہ ہوابازوں پر نہیں بلکہ صدر جانسن اور ان کے مقرر کردہ حکام پر چلانا چاہیئے۔

کراچی ۲۷ جولائی۔ پاک بھارت جنگ کے دوران جب چین نے بھارت کو الٹی میٹم دیا تھا۔ تو امریکہ اپنے بمبار طیارے بھارت کی امداد کے لئے بھارت بھیجنے پر تیار ہو گیا تھا۔ اس امر کا انکشاف ایک امریکی اخبار "ہارپرمیگزین" کی حالیہ اشاعت میں کیا گیا ہے اس اخبار نے "امریکہ اور پاکستان" کے عنوان سے مسٹر سیگ ہیرسن کا ایک مضمون شائع کیا ہے جو جنگ کے دوران نئی دہلی میں امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ کے نمائندے کی حیثیت سے مقیم تھے۔ انہوں نے لکھا ہے اس جنگ کے دوران جب چینیوں نے ہندوستان کو الٹی میٹم دیا تو جنرل چوہدری نے براہ راست امریکہ سے رابطہ قائم کیا کہ چینی الٹی میٹم سے پیدا شدہ صورتحال کے بارے میں واشنگٹن کا رویہ معلوم کریں یہ کام جنرل چوہدری کی حکومت کا تھا لیکن انہوں نے اس سلسلہ میں اپنی حکومت کے منصب اور اقدام کا خیال نہ کیا اور واشنگٹن سے براہ راست سلسلہ جنبانی کیا۔ انہوں نے امریکہ کو بتایا کہ اگر چین نے ایک ڈویژن فوج سے حملہ کیا تو ہندوستان کو امریکی بمباروں کی مدد کی ضرورت ہو گی۔ امریکی بمباروں کو تبت میں چین کے رسدی قافلوں پر بمباری کرنا ہو گی۔ لیکن قبل اس کے کہ ان کی درخواست کی پذیرائی ہوتی چین نے اپنا الٹی میٹم واپس لے لیا۔ ممکن ہے کہ واشنگٹن اور ماسکو نے پاک ہند جنگ میں مداخلت کی دھمکی دے کر چین کو ڈرایا ہو۔ چینی الٹی میٹم کے بارے میں جو یقیناً ایک غیر معمولی اقدام تھا تاحال تاریخی حقائق دستیاب نہیں ہوئے اس لئے یہ معلوم نہیں کہ امریکہ جنرل چوہدری کی درخواست کے بارے میں کیا کچھ کرنا چاہتا تھا

مضمون نگار ہیرسن نے جو انکشاف کیا ہے امریکی حکام اس کے بارے میں تبصرہ کرنے سے انکاری ہیں۔ تاہم پتہ چلا ہے کہ امریکہ نے چینی حملے کی صورت میں فی الواقعہ ہندوستان کی امداد کرنے کا وعدہ کیا تھا۔

بعض غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق امریکہ کے وہ بمبار طیارے جو جنوب مشرقی ایشیا کے فوجی اڈوں پر تعینات تھے چین کے خلاف اقدام کرنے کے لئے بالکل تیار رکھے۔ لیکن ان کے حملوں کی نوبت ہی نہ آئی۔

ہانگ کانگ ۲۷ جولائی۔ چین نے ہندوستانی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی پر الزام لگایا ہے کہ وہ امریکہ کی جارحانہ سرگرمیوں میں عملی امداد دے رہی ہیں۔ چینی کمیونسٹ پارٹی کے سرکاری اخبار پیپلز ڈیلی نے مسز اندرا گاندھی کے دورہ ماسکو کی مذمت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان کے اس دورے نے روس کے رجعت پسند رہنماؤں کا بھی پردہ فاش کر دیا ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ امریکہ پہلے ہی معاہدہ جنیوا کو تار تار کر چکا ہے اس لئے اس معاہدے کے مطابق تنازعہ ویت نام طے کرنا حماقت ہے۔

راولپنڈی ۲۷ جولائی۔ وزیر تجارت مسٹر غلام فاروق کل صبح چین کے خیر سگالی دورے پر روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ چینی رہنماؤں سے دونوں ملکوں کے اقتصادی اور تجارتی تعلقات کو مزید توسیع دینے کے لئے تبادلہ خیال بھی کریں گے۔ ان کی واپسی ۱۳ جولائی کو ہو گی۔

کھٹمنڈو ۲۷ جولائی۔ نیپال کے اخبارات نے بھارتی سفیر برائے نیپال مسٹر کیان نرائن کے جھوٹے پروپیگنڈے کی سخت مذمت کی ہے اور ان کی قابل اعتراض سرگرمیوں پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بھارتی سفیر چین اور نیپال کے درمیان تعلقات بگاڑنے کے لئے رات دن جھوٹا پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔

نیپال کے ممتاز اخبار "نیا سماج" نے اپنی ۲۲ جولائی کی اشاعت میں لکھا ہے کہ بھارتی سفیر چین کے خلاف مذموم پروپیگنڈا کر کے نیپال اور چین کے تعلقات خراب کرانے کی کوششوں میں ہیں ان کی یہ کوششیں کبھی کامیاب نہیں ہوں گی۔ اخبار نے بھارتی سفیر کے اس الزام کی پر زور تردید کی ہے کہ چین نے امداد کے سلسلے میں نیپال سے کئے ہوئے متعدد وعدے پورے نہیں کئے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ نیپال چین کی دی ہوئی امداد اور تعاون سے مکمل طور پر مطمئن ہے۔

لندن ۲۷ جولائی۔ اردن کے شاہ حسین نے کل رات یہاں غیر ملکی نامہ نگاروں کی انجمن کے ڈنر میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میرے خیال میں صدر ناصر کی مخالفت کے باوجود عرب ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس ضرور منعقد ہو گی واضح رہے کہ صدر ناصر یہ اعلان کر چکے ہیں کہ وہ الجزائر میں منعقد ہونے والی عرب سربراہوں کی کانفرنس میں شریک نہیں ہوں گے۔

کراچی ۲۷ جولائی۔ آزاد کشمیر کے صدر خان عبدالحمید خان نے کہا ہے کہ جب وقت تک کشمیریوں کو مکمل آزادی حاصل نہیں ہو جاتی اس وقت تک وہ ہندوستانی سامراج سے نجات حاصل کرنے کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے

انہوں نے کہا ہندوستانی حکمرانوں نے شیخ عبداللہ اور سینکڑوں کشمیری رہنماؤں کو جیلوں میں بند کر رکھا ہے نہتے کشمیریوں کو کچلنے کے لئے جبر سے کام لیا جا رہا ہے اور ریاستی عوام کو پابند سلاسل کرنے کے لئے ہندوستانی دستور میں تبدیلیاں کی جا رہی ہیں۔ صدر آزاد کشمیر نے کہا کہ حال ہی میں ہندوستانی حکومت نے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے جس کے مطابق ہندوستانی غلامی سے نجات حاصل کرنے والوں کو غدار ٹھہرایا جائے گا اور آزادی کا مطالبہ جرم قرار دے دیا گیا ہے انہوں نے کہا کہ ہندوستانی حکمران ان پر عرصہ حیات جتنا تنگ کرتے جا رہے ہیں کشمیریوں کا جذبہ آزادی اتنا ہی ابھر رہا ہے اور وہ مادر وطن کو آزاد کرانے کے لئے اور زیادہ سے زیادہ قربانیاں دینے کے لئے مستعد ہوتے جا رہے ہیں۔

نئی دہلی ۲۷ جولائی۔ بھارت میں دریائے گنگا و جمنا میں فقید المثال طغیانی آئی ہوئی ہے مغربی یوپی کے ہندی نالوں میں طغیانی سے گیارہ افراد غرق ہو گئے کئی علاقوں میں مواصلات کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔

دلفریب زیورات کا مرکز
فرحت علی جیولرز دہلی لاہور فون نمبر ۲۶۲۳

حکیموں کے لئے انٹرویو!
ہمارے تیار کردہ یونانی ٹیسٹ پیپرز قیمت ۳/ منگوائیے
ایچ بی فارمیسی دھوریہ (کھاریاں) گجرات

ہمدرد نسواں (ٹھوکی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۲۰ روپے

ڈاکٹر سلام کی طرف سے فنی اور غیر فنی تعلیم میں عدمِ توازن پر تشویش کا اظہار

فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم کے فروغ پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت

صدر پاکستان کے سائنسی مشیر اعلیٰ ڈاکٹر عبدالسلام نے گزشتہ اتوار (مورخہ ۲۴ جولائی) کو پاکستان میں غیر پیشہ ورانہ تعلیم اور پیشہ وارانہ و ٹیکنیکل تعلیم کے درمیان زبردست عدم توازن پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ آپ نے تجویز پیش کی کہ ملک کے تعلیمی نظام میں باہمی تناسب کی کمی کو دور کرنے کے لئے نئے آرٹس کالجوں کا قیام ترک کر دینا چاہیئے اس کی بجائے ٹیکنیکل اور پیشہ وارانہ تعلیم کے فروغ کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔

ڈاکٹر سلام نے راولپنڈی سے (جہاں انہوں نے صدر محمد ایوب خان سے ملاقات کی تھی) لاہور پہنچنے پر ایک پریس ملاقات میں بتایا کہ تعلیم کے میدان میں جو تشویشناک صورت حال رونما ہو چکی ہے اس سے متعلقہ حکام کو آگاہ کر دیا گیا ہے۔ آپ اس بات پر خوش تھے کہ حکومت اصلاحی اقدامات پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔

ڈاکٹر سلام نے بتایا کہ ٹیکنیکل تعلیم کے فروغ کے لئے اب تک جو کوششیں کی گئی ہیں ان کے باوجود آرٹس کے مضامین میں طلباء کو ۹۸ فی صد نشستیں مہیا کی جاتی ہیں اس کے بالمقابل ٹیکنیکل اور پیشہ وارانہ مضامین میں داخلہ کے لئے صرف دو فیصد نشستوں کی گنجائش ہوتی ہے۔

آپ نے فرمایا مغربی ممالک میں آرٹس مضامین اور ٹیکنیکل و پیشہ وارانہ تعلیم سے تعلق رکھنے والے مضامین کے درمیان تقسیم ۱۴ سے ۱۶ سال کی عمر کے مابین عمل میں آتی ہے۔ اس مرحلہ پر ایک طالب علم اپنے مستقبل کے بارے میں فیصلہ کرتا ہے کہ وہ کونسی لائن اختیار کرے گا۔ جرمنی میں ۱۹۶۱ء کے دوران تعلیم کے ان دونوں شعبوں میں طلباء کا تناسب یہ تھا غیر پیشہ وارانہ تعلیم حاصل کرنے والے طلباء ۴۱ فیصد اور پیشہ وارانہ و ٹیکنیکل تعلیم حاصل کرنے والے طلباء ۵۹ فیصد۔ برخلاف اس کے اسی سال کے دوران پاکستان کے کالجوں میں غیر پیشہ وارانہ تعلیم کے لئے ۹۹ فی صد نشستوں کی گنجائش تھی اور صرف ایک فیصد نشستیں ان طلباء کے لئے مخصوص تھیں جو ٹیکنیکل اور پیشہ ورانہ تربیت حاصل کرنے کے خواہشمند تھے۔

آپ نے امید ظاہر کی کہ ۱۹۷۰ء میں تیسرے پانچ سالہ منصوبہ کے اختتام پر غیر پیشہ ورانہ تعلیم اور ٹیکنیکل تعلیم کا باہمی تناسب علی الترتیب ۹۴ اور ۶ ہوگا۔ آپ نے فرمایا ان اعداد و شمار سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ملک ترقی کے میدان میں پیچھے کیوں ہے۔

صدر کے سائنسی مشیر اعلیٰ نے تجویز پیش کی کہ آرٹس مضامین کے ڈگری کالج قائم کرنے ترک کر دینے چاہئیں اور اس کی بجائے پولیٹیکنکس فنی تعلیم کے ادارے قائم کرنے پر زور دینا چاہیئے نظریہ یہ ہونا چاہیئے کہ ہر تحصیل میں ایک پولیٹیکنک ہو۔ انہوں نے کہا کہ فنی اور غیر فنی تعلیم کے درمیان عدم توازن کو دور کرنے کے لئے فنی تعلیم کے تناسب کو کم از کم دس گنا بڑھانا ازبس ضروری ہے۔

آپ نے فرمایا تعلیم میں زبردست عدم تناسب اور عدم توازن کی وجوہات تاریخی ہیں۔ ان کا تعلق اس نظام تعلیم سے ہے جسے انگریزوں نے رائج کیا انگریزوں کا سارا زور نظم و نسق چلانے والے منتظمین، وکلاء، منیجرز اور کلرک پیدا کرنے پر تھا۔ اس نظام تعلیم کو ضرور کالعدم ہونا چاہیئے۔ اب ضرورت جس چیز کی ہے وہ ہے وسیع پیمانے پر فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم کا اہتمام۔

ڈاکٹر سلام نے فرمایا کہ انہوں نے ان سب تجاویز اور نکات سے [متعلقہ حکام کو] آگاہ کر دیا ہے۔ اور انہیں یقین ہے کہ حکام ان کی تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلہ میں ضروری اقدامات کریں گے

پاکستان اٹامک انرجی کمیشن (پی۔ اے۔ ای۔ سی) کے کردار اور کامیابیوں کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر سلام نے کہا کہ کمیشن نے فی الحال سستی بجلی مہیا کرنے کا بیڑا اٹھا رکھا ہے ایٹمی توانائی کے دو (۲) ری ایکٹروں میں سے ایک ری ایکٹر آج کل زیر تعمیر ہے آپ نے کہا ان دو (۲) ری ایکٹروں کی اہمیت بہت زیادہ ہے کیونکہ مستقبل کی منصوبہ بندی میں ایٹمی توانائی کو ایک اہم عامل کی حیثیت حاصل ہو چکی ہے آپ نے کہا اب ہم ایٹمی توانائی کی بدولت بیس سال آگے سوچنے کے قابل بن چکے ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کی کامیابیوں اور کارناموں کی وجہ سے ترقی کا ایک نیا احساس پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے جس کے نتیجہ میں مستقبل کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے ایک نئی قوت محرکہ فراہم کرنے میں بہت مدد ملی ہے۔ آپ کے نزدیک یہ واقعہ ڈھنڈورا پیٹنے والی بات ہے ہندوستان اور جاپان اور اب پاکستان کے ماسوا ایشیا کا کوئی اور ملک ایسا نہیں ہے جو ایسا کرنے کے قابل ہو۔ ڈاکٹر سلام نے کہا نیوفزکس، نیوکلیئر کیمسٹری اور دوسرے متعلقہ مضامین کے میدانوں میں ایٹمی توانائی سے تعلق رکھنے والی تحقیقات کی حوصلہ افزائی کرنے کی غرض سے پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کو اپنے مراکز میں تحقیقاتی کام کے لئے طلباء کو وظائف دینے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی آپ نے کہا یہ مراکز پاکستانی سکالرز کے لئے پرکشش ثابت ہوئے اور اس طرح انہیں ملک میں ہی رکھنے کا ذریعہ بنے

آپ نے کمیشن کے لاہور اور ڈھاکہ کے مراکز کی بہت تعریف کی۔

(ترجمہ۔ پاکستان ٹائمز ۲۵ جولائی ۱۹۶۶ء)

انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات

حسب ذیل مقامات پر انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے انعقاد کی تاریخیں ہر مقام کے سامنے درج ہیں اپنے اپنے علاقہ کے انصار نوٹ فرما لیں:۔

۱۔ دوالمیال ضلع جہلم	۵ اگست بروز جمعہ (جمعہ کی نماز کے معاً بعد سے مغرب تک)
۲۔ چکوال "	۶ اگست بروز ہفتہ ۴ بجے بعد دوپہر سے رات ½۱۰ بجے تک
۳۔ محمود آباد "	۷ اگست بروز اتوار ۴ بجے بعد دوپہر سے رات ½۱۰ بجے تک
۴۔ کنری ضلع تھرپارکر	۱۳، ۱۴ اگست (برائے انصار ضلع تھرپارکر)
۵۔ کوئٹہ	۲۰، ۲۱ اگست (برائے انصار کوئٹہ و قلات)
۶۔ کراچی	۲۷، ۲۸ اگست

کوئٹہ کے اجتماع میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کراچی کے اجتماع میں محترم مولانا شمس صاحب اور محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کنری کے اجتماع میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب اور محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ اور دوالمیال، چکوال اور محمود آباد کے اجتماعات میں مرکز کی طرف سے محترم چوہدری شبیر احمد صاحب محترم مولانا غلام باری صاحب سیف اور محترم مولانا محمد شریف صاحب فاضل شرکت فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔ ان علاقوں کے انصار ان اجتماعات میں کثرت سے شرکت فرما دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میری ہمشیرہ لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ البرٹ وکٹر وارڈ میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں ان کی صحت بوجہ دل کے دوروں کے دن بدن کمزور ہو رہی ہے احباب جماعت ان کے لئے دعا فرمائیں کہ مولا کریم ان کو کامل صحت عطا فرمائے

(چوہدری محمد بوٹا غلہ منڈی۔ ربوہ)

۲۔ میرا لڑکا عزیز طاہر احمد ابن مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ سنگاپور کئی ماہ سے بہت بیمار ہے بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل شفا یابی کے ساتھ دین و دنیا میں اعلیٰ کامیابی بخشے۔

(اہلیہ مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ سنگاپور)